محمد جعفر پھلواروی

شیعہ سُنی فرقوں کی متفق علیہ روایات

(۸)
بحری سفر کے وقت کی دُعا

(حسین بن علی) مرفوعاً: امان امتی من الغرق اذا رکبوا البحر ان یقولوا: بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ الخ

موصلی ( )

میری امت جب بحری سفر میں جائے تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لیے یہ کہے: بسم اللہ مجریھا الخ یعنی اللہ ہی کے نام سے ہے اس کشتی کا چلنا اور کھڑے ہونا۔

(ابو جعفر) اذا عزم اللہ لک علی البحر فقل الذی قال اللہ عزوجل بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم . . . . .

فقیہ ۱/۲۹۲

جب تمہیں اللہ سمندری سفر میں لے جانے لگے تو وہی کہو جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یعنی بسم اللہ مجریھا الخ یعنی اس کشتی کا چلنا اور رکنا اللہ کے نام کے ساتھ ہے اور بے شک میرا رب غفور رحیم ہے۔

امام سب کے حق میں دعا کرے

(ثوبان) مرفوعاً: لا یؤم رجل قوماً فیخص نفسہ بالدعاء دونھم فان فعل فقد خانھم۔ ابوداؤد (طہارۃ)

(ابوعبداللہ) من صلی بقوم فاختص نفسہ بالدعاء دونھم فقد خانھم

فقیہ ۱/۲۶۵، تہذیب ۱/۱۳۳

ترمذی (صلوٰۃ)، ابن ماجہ (اقامۃ)

کوئی شخص کسی جماعت کی امامت اس طرح نہ کرے کہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کو دعا کے لیے مخصوص کر لے۔ اگر ایسا کرے گا تو خائن ہو گا۔

جو شخص ایک جماعت کو نماز پڑھائے، اور لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کو دعا کے لیے مخصوص کرے تو وہ خائن ہے۔

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعا

(حذیفۃ) ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال باسمك اللھم احییٰ واموت واذا اصبح قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور۔

بخاری (دعوات) ترمذی (دعوات) ابوداؤد (ادب)
مسلم (ذکر) ابن ماجہ (دعا)

جب حضورؐ اپنے بستر پر جاتے تو یوں فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ میں تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور مروں گا ــــ اور جب صبح ہوتی تو یوں فرماتے: (ترجمہ) تمام حمد اسی اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا۔ اور (مرکر) لوٹنا بھی اسی کی طرف ہے۔

(   ) کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اذا اوی الی فراشہ قال باسمك اللھم احییٰ وباسمك اموت۔ فاذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور۔

گ ۱/۳۰۴ ، کافی ۲/۵۳۹

جب آنحضرتؐ اپنے بستر پر جاتے تو یوں فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ میں تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور تیرے نام پر مروں گا۔ اور جب جاگتے تو یوں فرماتے: ساری حمد اس خدا کے لیے ہے جس نے مجھے موت دینے کے بعد زندگی دی اور (مرکر) لوٹنا بھی اسی کی طرف ہو گا۔

وتر کی دعائے قنوت

(حسن بن علی بن ابی طالب) علمنی رسول اللہ

(   ) کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ماقضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لایذل من والیت [ولا یعز من عادیت] تبارکت ربنا وتعالیت سبحانک رب البیت۔

ترمذی (صلوٰۃ)، ابوداؤد (صلوٰۃ)، ابن ماجہ (اقامہ) نسائی (صلوٰۃ)

آنحضورؐ نے مجھے وہ کلمے سکھائے ہیں جو میں وتر میں پڑھتا ہوں: (ترجمہ) اے اللہ مجھے ہدایت دے کر ہدایت یافتوں میں بنا۔ عافیت دے کر عافیت یابوں میں بنا۔ اور تونے جن کو دوست بنایا ہے ان کی طرح مجھے بھی بنا۔ اور تونے مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے اور اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا اس لیے کہ تو دوسروں کا فیصلہ کر دیتا ہے لیکن تیرا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ جس کا تو دوست ہو اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا [اور جس کا تو دشمن ہو اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا] تو بابرکت ہے بلند ہے پاک ہے اے

یقول فی قنوت الوتر: اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک سبحانک رب البیت استغفرک واتوب الیک واومن بک واتوکل علیک لاحول ولا قوۃ الا بک یا رحیم

" ۳۰۸/۱

آنحضورؐ وتر کے قنوت میں یوں فرماتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ہدایت یافتوں میں بنا اور عافیت دے کر عافیت یابوں میں بنا اور جس کو تونے اپنا دوست بنایا ہے ان کی طرح مجھے بھی بنا اور تونے مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا کیونکہ تو دوسروں کا فیصلہ کرتا ہے اور کوئی تیرا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تو پاک ہے اے رب البیت۔ میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے رحیم برائی سے گریز اور نیکی پر قدرت تیری ہی توفیق سے

رب البیت۔

وابستہ ہے۔

عیدین میں کھانے کا وقت

(بریدۃ) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی۔

ترمذی (صلوٰۃ)، ابن ماجہ (صیام)

آنحضرتؐ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید اضحیٰ کے روز نماز ادا کیے بغیر کچھ نہ کھاتے تھے۔

(ابوعبد اللہ) کان علی علیہ السلام یأکل یوم الفطر قبل ان یغدو الی المصلی ولا یأکل یوم الاضحی حتی یذبح۔

" ۱/۳۲۱

حضرت علی عید فطر کے دن عید گاہ روانہ ہونے سے پہلے کھا لیتے تھے اور عید اضحیٰ کے روز جب تک قربانی نہ کر لیتے کچھ نہ کھاتے تھے۔

عیدین میں اذان واقامت نہیں

(جابر بن سمرۃ) صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ۔

مسلم (صلوٰۃ)، ابوداؤد (صلوٰۃ)، ترمذی (صلوٰۃ)

میں نے حضورؐ کے ساتھ بارہا عیدین پڑھی ہے بغیر اذان واقامت کے۔

(ابوعبد اللہ) .... لیس فیھما (ای العیدین) اذان ولا اقامۃ ....

" ۱/۳۲۲ تہذیب ۱/۳۳۵

عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔

نماز عیدین کا سترہ

(ابن عمر) ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج العنزۃ یوم الفطر و یوم الاضحی یرکزھا فیصلی الیھا۔

نسائی (صلوٰۃ)

(ابوجعفر) کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عنزۃ فی اسفلھا عکاز یتوکأ علیھا ویخرجھا فی العیدین یصلی الیھا۔

" ۱/۳۲۳

آنحضرتؐ عیدفطر اور عید اضحیٰ کے دن برچھی دار عصا نکالتے تھے جس کو گاڑ دیتے، اور اس طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

آنحضورؐ کے پاس ایک عصا تھا جس کے نیچے برچھی لگی تھی۔ حضورؐ اس پر ٹیک بھی لگاتے اور عیدین کے موقعے پر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

اگر جمعے کو عید ہو

(ابوھریرہ) مرفوعاً: اجتمع فی یومکم ھذا عیدان، فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجتمعون۔

ابوداؤد (صلوٰۃ) ابن ماجہ (اقامہ)

آج دو عیدیں (عید اور جمعہ) یکجا ہو گئی ہیں۔ جو چاہے اس کے لیے یہ عید ہی کافی ہے جمعے کی ضرورت نہیں۔ مگر ہم تو دونوں ہی ادا کریں گے۔

(ابوعبداللہ) اجتمعا [الفطر والاضحیٰ یوم الجمعۃ] فی زمان علی علیہ السلام فقال: من شاء ان یاتی الجمعۃ فلیأت ومن قعد فلا یضرہ (وليصل الظهر)

" $\frac{1}{322}$

حضرت علی کے زمانے میں دونوں عیدیں (عید اور جمعہ) یکجا ہو گئیں تو آپ نے کہا کہ جو جمعے میں آنا چاہے وہ آئے اور اگر وہ گھر بیٹھا رہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

عیدین سے واپسی کا راستہ

(ابوھریرہ) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ۔

ترمذی (صلوٰۃ)

جب آنحضورؐ عید کے دن ایک راستے سے (عیدگاہ) جاتے تو دوسرے راستے سے

(ابوعبداللہ) ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ کان اذا خرج الی العید لم یرجع فی الطریق الذی بدأ فیہ یاخذ فی طریق غیرہ۔

" $\frac{1}{322}$

آنحضرتؐ جب عید کے لیے نکلتے تو اس

واپس آتے۔

راستے سے واپس نہ آتے جس سے گئے تھے بلکہ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔

حضرت عمر کا انداز استسقا

(انس) ان عمر کان اذا قحطوا استسقی بالعباس فقال: اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبیک فتسقینا فانا نتوسل الیک بعم نبیک فاسقنا فیسقون

بخاری (استسقاء)

(ابوجعفر عن ابن عباس) ان عمر بن الخطاب خرج لیستسقی فقال للعباس قم فادع ربک واستسق وقال اللھم انا نتوسل الیک بعم نبیک۔

" ۱/۳۴۰

جب قحط پڑتا تو حضرت عمر عباس سے بارش کی دعا کراتے اور کہتے کہ: "اے اللہ ہم پہلے تیرے نبی کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کرتا تھا۔ پس ہم تیرے نبی کے چچا کے ذریعے تیرا تقرب حاصل کرتے ہیں لہذا ہمیں سیراب کر۔" اس کے بعد بارش سے لوگ سیراب ہوتے۔

حضرت عمر بن خطاب بارش مانگنے کے لیے نکلے تو عباس سے کہا کہ اٹھو اور اپنے رب سے دعا کر کے پانی مانگو۔" اور خود یہ کہا کہ اے اللہ ہم تیرے نبی کے چچا کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتے ہیں۔" ....

گہن کا کسی زمینی حادثے سے تعلق نہیں

(عائشہ) مرفوعاً: ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنھما آیتان من آیات اللہ تعالیٰ یریھما عبادہ فاذا رأیتم ذلک فافزعوا الی الصلوۃ[1] بخاری (کسوف)

( ) مرفوعاً: ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ تجریان بتقدیرہ وتنتھیان الی امرہ ولا تنکسفان لموت احد ولا لحیاۃ احد فاذا انکسف احدھما فبادروا الی مساجدکم۔

[1] یہ خطبہ حضور نے اس وقت دیا جب ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات کے بعد سورج گہن ہوا اور بعض لوگوں نے گہن کو اس وفات کا نتیجہ قرار دیا۔

مسلم (کسوف)، ابوداؤد (استسقا)، ابن ماجہ (اقامہ) نسائی (کسوف)

سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ لہذا جب تم یہ (گہن)، دیکھو تو نماز (کسوف) کی طرف لپکو۔

" ۱/۳۴۱ روضۃ الکافی طبع ہند ہم

سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں۔ دونوں اللہ کی تقدیر (قانون قدرت) کے مطابق چلتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق رک جاتے ہیں۔ کسی کی موت یا کسی کی زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ پس جب کوئی ایک گہنائے تو اپنی مسجدوں کی طرف لپکو۔

فرشتوں کی ہر روز کی دعا

(ابوھریرہ) مرفوعاً: مامن یوم یصبح فیه العباد الا ملکان ینزلان یقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا و یقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا

بخاری (زکوٰۃ)، مسلم (زکوٰۃ)

بندوں پر کوئی ایسی صبح نہیں گزرتی جب کہ دو فرشتے نازل ہو کر دعا نہ کرتے ہوں۔ ایک یہ دعا کرتا ہے کہ اسے اللہ ہر انفاق کرنے والے کو جزائے انفاق دے اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ اسے اللہ ہر کنجوس پر بربادی نازل فرما۔

(ابوجعفر) مرفوعاً: ..... وینادی منادکل لیلة ھل من تائب ھل من سائل ھل من مستغفر؟ اللھم اعط کل منفق خلفا واعط کل ممسک تلفا...

" ۲/۶۰

ایک ندا دینے والا ہر شب یہ ندا دیتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار؟ اسے اللہ ہر انفاق کرنے والے کو جزائے انفاق دے اور ہر کنجوس پر تباہی نازل کر۔

بچہ "فطرت" پر پیدا ہوتا ہے

(ابوھریرہ) مامن مولود الا یولد علی الفطرة

(ابوعبداللہ) مامن مولود یولد الا

ثم یقول اقرؤا فطرة الله التی فطر الناس علیها، فابواہ یهودانه او ینصرانه او یمجسانه . . . .

بخاری (جنائز)، مسلم (قدر)، ترمذی (قدر)

کوئی مولود ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہو پھر حضورؐ نے یہ آیت یعنی فطرت الله التی فطر الناس علیها پڑھ کر فرمایا کہ اس نومولود کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

علی الفطرة فابواہ اللذان یهودانه وینصرانه ویمجسانه . . . .

" ۲/۲۷

کوئی نومولود ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو مگر یہ اس کے والدین ہوتے ہیں جو اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں۔

مجوس اور اہل کتاب

(جعفر بن محمد) ان عمر ذکر المجوس فقال ما ادری کیف اصنع فی امرهم فقال عبد الرحمٰن بن عوف اشهد لسمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول سنّوا بهم سنة اهل الکتٰب۔

موطا (   )

حضرت عمرؓ نے مجوس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان کے ساتھ کیا روش رکھوں۔ عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا کہ میں گواہ ہوں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ رکھو۔

(علی) والمجوس یوخذ منهم الجزیة لان النبی صلی الله علیه وآله قال سنوا بهم سنة اهل الکتاب . . . .

" ۲/۲۹

مجوس سے اس لیے جزیہ لیا جائے گا کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ ان سے اہل کتاب جیسا معاملہ رکھو۔

صدقے کی معنوی وسعت

(ابن عباس) مرفوعاً: کل معروف صدقة والدال علی الخیر کفاعلہ واللہ یحب اغاثۃ اللهفان۔

بیہقی (شعب الایمان)

ہر نیکی صدقہ ہے اور خیر کا راستہ دکھانے والا بھی ایسا ہی ہے جیسا اس پر عمل کرنے والا اور اللہ تعالےٰ غمزدے کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

(علی) کل معروف صدقة والدال علی الخیر کفاعلہ واللہ یحب اغاثۃ اللهفان۔

" $\frac{۲}{۳۰}$ کافی $\frac{۱}{۱۶۹}$

ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی کی رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے جیسا ہے اور اللہ عزوجل غمزدے کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

زکوٰۃ پر بس نہیں

(فاطمہ بنت قیس) مرفوعاً: ان فی المال لحقا سوی الزکاۃ۔

ترمذی (زکوٰۃ)

مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہوتا ہے۔

(ابوعبداللہ) المعروف شئ سوی الزکاۃ فتقربوا الی اللہ عزوجل بالبر وصلۃ الرحم

" " کافی $\frac{۱}{۱۶۹}$

معروف نیکی زکوٰۃ کے علاوہ چیز ہوتی ہے لہٰذا نیکی اور صلۂ رحمی کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔

صدقات کے کئی ضروری پہلو

(حکیم بن حزام) مرفوعاً: افضل الصدقة ما کان عن ظهر غنی والید العلیا خیر من الید السفلی وابدا بمن تعول

مسلم (زکوٰۃ)، نسائی (زکوٰۃ)، ابوداؤد (زکوٰۃ)

(ابوجعفر) مرفوعاً: افضل الصدقة صدقة علی ظهر غنیً وابدا بمن تعول والید العلیا خیر من الید السفلیٰ

" " کافی $\frac{۱}{۱۶۹}$

بخاری النفقات

بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رکھتے ہوئے دیا جائے۔ اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ آغاز (داد و دہش کا) ان سے کرو جن کی کفالت تمھارے ذمے ہے

بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رکھتے ہوئے دیا جائے اور اس کا آغاز ان سے کرو جن کی کفالت تمھارے ذمے ہے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

کسی جاندار کی پیاس دور کرنا

(سراقہ بن جعشم) سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضالۃ الابل تغشی حیاضی قد لطتہا لابلی فہل لی من اجر ان سقیتہا وقال نعم فی کل ذات کبد حری اجر۔

ابن ماجہ (ادب)

میں نے حضورؐ سے پوچھا کہ بعض بھٹکی ہوئی غیر کی اونٹنیاں میرے حوض کے گرد آجاتی ہیں جو میں نے اپنی اونٹنیوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اگر میں ان اونٹنیوں کو بھی سیراب کر دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہر پیاسے جگر کو سیراب کرنے کا اجر ملے گا۔

(ابو جعفر) ..... من سقی کبد احری من بہیمۃ او غیرہا اظلہ اللہ تعالیٰ فی ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ

" $\frac{۲}{۳۶}$ کافی $\frac{۱}{۱۴۸}$

جو شخص کسی پیاسے جگر کو سیراب کرے گا خواہ وہ چوپایہ ہو یا اور کچھ تو اللہ تعالےٰ اسے اس دن اپنے عرش کے زیر سایہ کرلے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پوشیدگی سے صدقہ دینا

(ابو امامہ) مرفوعا: صنائع المعروف تقی مصارع السوء وصدقۃ السر تطفیٔ

(ابو جعفر) البر والصدقۃ ینفیان الفقر ویزیدان فی العمر ویدفعان

غضب الرب وصلة الرحم یزید في العمر۔

طبرانی (الاوسط)

معروف (نیکی) بری موت سے بچاتا ہے اور پوشیدگی کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلۂ رحمی سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

عن صاحبهما سبعین میتة سوء۔

" $\frac{۲}{۳۷}$ کافی $\frac{۱}{۱۶۲}$ تہذیب $\frac{۱}{۳۸۱}$

نیکی اور صدقہ فقر کو دور کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں۔

گھڑسوار بھی مستحقِ امداد ہو سکتا ہے

(علی) مرفوعاً: للسائل حق ولو جاء علی فرس۔

ابوداؤد (زکوٰۃ)

سائل اگر گھوڑے پر بھی آئے تو اس کا کچھ نہ کچھ حق ہے۔

(ابو جعفر) اعط السائل ولو علی ظهر فرس۔

" $\frac{۲}{۳۹}$ کافی $\frac{۱}{۱۶۲}$، تہذیب $\frac{۱}{۳۸۰}$

سائل کو دو اگرچہ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر آیا ہو۔

تنگدست کا صدقہ

(ابوہریرہ) قال یا رسول اللہ ای الصدقة افضل؟ قال جهد المقل....

ابوداؤد (زکوٰۃ)، نسائی (زکوٰۃ)

ابوہریرہ نے پوچھا کہ: یا رسول اللہ! بہترین صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا: وہ جسے ایک تنگدست بہ مشکل ادا کرے۔

(ابو عبد اللہ) سئل ای الصدقة افضل؟ قال جهد المقل۔

" $\frac{۲}{۴۰}$ کافی $\frac{۱}{۱۶۶}$

کسی نے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے۔ کہا وہ جسے ایک تنگدست بہ مشکل ادا کرے۔

۱۔ صدقة السر تطفئ غضب الرب جل جلاله۔ فقیہ $\frac{۲}{۳۸}$، کافی $\frac{۱}{۱۶۳}$ اور تہذیب $\frac{۱}{۳۸۸}$ میں بھی ہے۔

فقر گداگری کا نتیجہ ہے

(ابوھریرۃ) مرفوعاً: لا یفتح احد کم علیٰ نفسہ باب المسألۃ الا فتح اللہ علیہ باب فقر۔

موصلی ( )

تم میں سے جو بھی (اپنے اوپر) سوال کا دروازہ کھولے گا اس پر اللہ تعالےٰ فقر کا دروازہ کھول دے گا۔

(علی) مرفوعاً: من فتح علیٰ نفسہ باب مسئلۃ فتح اللہ علیہ باب فقر۔

" ۲/بہ کافی ۱/۱۴۷

جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولے گا اس پر اللہ تعالےٰ فقر کا دروازہ کھول دے گا۔

صرف خدا سے سوال کرو

(انس) مرفوعاً: لیسأل احد کم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع۔

ترمذی (دعوات)

اپنے رب ہی سے اپنی ساری حاجتیں مانگو حتیٰ کہ اگر جوتی کا تسمہ الگ ہو جائے تو وہ بھی (اسی سے کہو)

(ابوعبد اللہ) مرفوعاً: ... فلا یستحی احد کم ان یسأل اللہ من فضلہ و لو شسع نعل۔

" ۲/۱۲ کافی ۱/۱۴۲

تم میں سے کوئی شخص بھی اللہ تعالےٰ سے اس کا فضل مانگنے میں نہ شرمائے خواہ جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ (مانگنا) ہو۔

سوال سے بے نیازی

(عوف بن مالک الاشجعی) کنا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول اللہ؟ فبسطنا ایدینا فقال قائل یا رسول اللہ انا قد بایعناک فعلام نبایعک فقال

(ابوجعفر) جاءت فخذ من الانصار فقالوا ... تضمن لنا علی ربک الجنۃ ... ... فقال افعل ذلک بکم علیٰ ان لا تسألوا احداً شیئاً۔ قال فکان الرجل منھم یکون فی السفر فیسقط سوطہ فیکرہ ان یقول

.... ولا تسألوا الناس شيئا۔ فلقد رأيت بعض اولئك النفر يسقط سوطه فلا يسأل احد ايناوله اياه ۔

مسلم (زکوٰۃ) ابن ماجہ (جہاد) ابوداؤد (زکوٰۃ)

ہم سات آٹھ یا نو آدمی حضورؐ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کروگے؟ ہم سبھوں نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے۔ اتنے میں ایک شخص بولا کہ یارسول اللہ ہم لوگ تو حضورؐ کی بیعت کر چکے ہیں اب کس بات پر بیعت کریں؟ حضورؐ نے فرمایا: ان باتوں پر کہ۔۔۔ اور تم کسی سے کوئی سوال نہ کروگے۔ ان میں سے بعض کو میں نے دیکھا کہ اس کا کوڑا اگر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتا مجھے وہ اٹھا کر پکڑا دو۔

الانسان ناولنيه فراراً من المسألة فينزل فيأخذه .....

″ ۲/۱۴ کافی ۱/۱۶۷

انصار کا ایک قبیلہ آیا اور (علیک سلیک کے بعد) کہا کہ حضورؐ ہمارے لیے اپنے رب سے جنت کی ضمانت لے لیں۔ حضورؐ نے (کچھ دیر بعد) فرمایا کہ میں یہ کر لوں گا اس شرط پر کہ تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ سفر میں ہوتے اور کسی کا کوڑا اگر جاتا تو وہ کسی انسان سے یہ کہنا بھی برا جانتا کہ مجھے یہ اٹھا دو۔ وہ خود اتر کر اٹھا لیتا۔ یہ اس لیے کہ سوال سے گریز مقصود تھا۔

روزے میں بھول کر کھا پی لینا

(ابوسعید) سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صائم اكل وشرب ناسيا فلم يأمره بالقضاء وقال انما ذلك طعام اطعمه الله

اوسط طبرانی (   )

حضورؐ سے اس روزے دار کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے بھولے سے کھا پی لیا ہو تو آپؐ نے قضا کا حکم نہ فرمایا۔ بلکہ یوں فرمایا کہ یہ ایک کھانا

(ابوعبد الله) سئل عن رجل نسي فاكل و شرب ثم ذكر قال لا يفطر انما هو شيء رزقه الله فليتم صومه۔

″ ۲/۷۴ ، تہذیب ۱/۲۳۰

اس شخص (روزے دار) کے بارے میں پوچھا گیا جو بھول کر کھا پی لے اس کے بعد اسے یاد آئے تو انھوں (ابوعبد اللہ) نے جواب دیا کہ اس کا

ہے جو اسے اللہ نے کھلا دیا۔

افطار نہیں ہوگا۔ یہ تو ایک نعمت ہے جو اللہ نے اسے دی ہے لہذا اپنا روزہ (شام تک) پورا کرے۔

روزہ کھلوانے کا اجر

(ابوھریرہ) مرفوعاً: من فطّر صائما کان له مثل اجرہ غیرانه لاینقص من اجر الصائم شیئا۔

ترمذی (صوم) ابن ماجہ (صیام)

جو کسی روزے دار کا روزہ کھلوائے اسے اسی (روزے دار) جیسا ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے روزے کے ثواب میں کوئی کمی آئے۔

(ابوعبداللہ) من فطّر صائما فله مثل اجرہ۔

۴ ۲/۵، تہذیب ۱/۴۰۹، کافی ۱/۱۸۱

جو کسی روزے دار کا روزہ کھلوائے گا اس کے لیے ویسا ہی ثواب ہے جیسا روزے دار کے لیے۔

میت کی طرف سے روزے رکھنا

(عائشہ) مرفوعاً: من مات وعلیه صوم صام عنه ولیه۔

بخاری (صوم) مسلم (صیام) ابوداؤد (صوم)

جو مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔

(ابوعبداللہ) اذا مات الرجل وعلیه صوم شهر رمضان فلیقض عنه من شاء من اهله۔

" ۲/۹۸

جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے ماہ رمضان کا روزہ ہو تو اس کے خاندان میں جو چاہے وہ اس کی طرف سے روزہ رکھ لے۔

حرام روزے

(ابوسعید) ان النبی صلی اللہ علیه وسلم

(علی بن حسین) ...... واما الصوم

فهى عن صيام يومين يوم الفطر و يوم
النحر۔

بخاری ( ) مسلم (صیام) ابوداؤد (صوم)
ترمذی (صوم) ابن ماجہ (صیام)

(۲) (سلیمان بن یسار) ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن صوم ايام
التشريق۔

مالک ( )

(۱) حضورؐ نے دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ
کے دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

(۲) حضورؐ نے ایام تشریق کے روزوں سے
منع فرمایا ہے۔

الحرام فصوم يوم الفطر و يوم الاضحیٰ
وثلثة ايام التشريق . . . .

حرام روزے عید الفطر اور عید اضحیٰ کے ہیں اور
تین دن تشریق کے۔

رمضان کی برکتیں

(ابوہریرہ) مرفوعاً: اذا دخل رمضان
فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب
جهنم وسلسلت الشياطين۔

بخاری (صوم) مسلم (صیام) نسائی (صوم)
ترمذی (صوم)

رمضان کے آتے ہی جنت کے دروازے
کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند
ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابہ زنجیر کر دیے جاتے ہیں۔

(ابوعبد اللہ) . . . . ان ابواب السماء
تفتح فی شهر رمضان وتصفد الشياطين
. . . .

" ۲/۱۰۳ ، تہذیب ۱/۲۶۳ ، کافی ۱/۱۰۹

آسمان کے دروازے ماہ رمضان میں کھول دیے
جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

صوم وصال

(انس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تواصلوا قالوا انک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کاحد کم ان ربی یطعمنی ویسقینی۔

بخاری (صوم)، مسلم (صیام)، ابوداؤد (صوم)

حضورؐ نے فرمایا کہ صوم وصال نہ رکھو تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(ابوعبد اللہ) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عن الوصال فی الصیام وکان یواصل فقیل لہ فی ذلک فقال علیہ السلام: انی لست کاحدکم انی اظل عند ربی فیطعمنی ویسقینی۔

″ ۲/۱۱۱

حضورؐ خود تو صوم وصال رکھتے تھے مگر آپؐ نے اس سے (دوسروں کو) منع فرمایا۔ اس کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا میں تم جیسا نہیں میں اپنے رب کے پاس وقت گزارتا ہوں اور وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

فطرانہ کس کس کی طرف سے؟

(ابوسعید) کنا نخرج زکوٰۃ الفطر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا عن کل صغیر وکبیر حر ومملوک ..... [وفی ابی داؤد ذکر او انثی]

بخاری (زکوٰۃ)، مسلم (زکوٰۃ)، ابوداؤد (زکوٰۃ)، ترمذی (زکوٰۃ)، نسائی (زکوٰۃ)، ابن ماجہ (زکوٰۃ)

ہم لوگ حضورؐ کی موجودگی میں ہر چھوٹے بڑے اور آزاد وغلام کی طرف سے فطرانہ نکالا کرتے تھے۔

(ابوعبد اللہ) ..... الفطرۃ واجبۃ علیٰ کل من یعول من ذکر او انثی صغیرا وکبیرا حر او مملوک۔

″ ۲/۱۱۶، تہذیب ۱/۳۶۶، کافی ۱/۲۱۱

جس کا (مومن) کفیل ہو وہ خواہ مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام ان سب پر فطرہ واجب ہے۔

اعتکافِ رمضان سنّت ہے

(عائشۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان ۔۔۔۔۔

بخاری (اعتکاف)، مسلم (صیام)، ابوداؤد (صیام)
ترمذی (صوم)، ابن ماجہ (صیام)

آنحضورؐ رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(ابوعبداللہ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا کان العشر الاواخر اعتکف فی المسجد۔

〃 ب ۲/۱۲۰، استبصار ۲/۱۳۰، تہذیب ۱/۴۳۳، کافی ۱/۲۱۲

جب (رمضان کا) عشرۂ اخیرہ ہوتا تو حضورؐ مسجد میں اعتکاف فرماتے۔

معتکف کے لیے مسجد سے باہر آنا

(عائشۃ) ۔۔۔۔۔ ولا یخرج لحاجۃ الالما لابد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع۔

ابوداؤد (صیام)

(معتکف) مسجد سے کسی ضرورت کے لیے باہر نہ جائے بجز اس ضرورت کے جس سے مفر نہ ہو۔ اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور جامع مسجد کے سوا اور کہیں اعتکاف نہیں۔

(ابوعبداللہ) لا ینبغی للمعتکف ان یخرج عن المسجد الجامع الالحاجۃ لابد منہا ثم لایجلس حتی یرجع۔ والمرأۃ مثل ذالک۔

〃 〃، استبصار ۲/۱۲۶، تہذیب ۱/۴۴۴، کافی ۱/۲۱۲

معتکف کے لیے جامع مسجد سے باہر آنا صرف اسی ضرورت کے لیے درست ہے جس سے مفر نہ ہو۔ پھر (فارغ ہوکر) واپس آنے سے پہلے کہیں نہ بیٹھے۔ یہی حکم عورتوں کے لیے بھی ہے۔

صوم الدہر

(عبداللہ بن الشخیر) مرفوعاً: من صام الابد فلاصام ولاافطر۔ نسائی (صیام)، ابن ماجہ (صوم)

جو ہمیشہ روزے رکھے اس کا نہ روزہ ہوتا ہے نہ افطار۔

(ابوعبداللہ) سأل زرارۃ اباعبداللہ علیہ السلامؑ عن صوم الدھر فقال: لم یزل مکروھا۔ ب ۳/۱۱۲، کافی ۱/۱۸۰

زرارہ نے ابوعبداللہ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ ہمیشہ ہی مکروہ رہا ہے۔